16206

11/12

Date:

مولانا صاحب ایک دینی مسئلہ
کاشرعی حکم بتائیے۔

میری بیوی کی اوویریز کےاندر کوئی ٹیکنیکل مسئلہ ہے،
جس کی وجہ سے ہماری کوئی اولاد نہیں ہے، ہماری
شادی ہوئے تیرہ سال ہوگئےہیں، بہت علاج کرایا، مگر
ڈاکٹرز کاکہنا ہے کہ اب علاج کی ایک ہی صورت ہے
اور وہ یہ کہ کسی ایسی عورت کی اوویریز کو آپ کی
بیوی میں فٹ کردیاجائے، جو اپنی اوویریزدینا چاہے، بہت
ڈھونڈنے کے بعد اسی ڈاکٹر ہی کے واسطے سے ایک
ایسی خاتون سے رابطہ ہوا ہے جو بوڑھی ہے اور غریب
ہے، ڈاکٹر نے اسے اس بات پر تیار کیا کہ وہ اپنی
اوویریز بیچ دے، اس میں اس کابھی بھلا ہے، اور کسی
بے اولاد جوڑے کابھی۔ وہ عورت اپنی اوویریز بیچنے پر
آمادہ ہوگئی ہے

لیکن میری بیوی مذہبی خاتون ہے اس نے کہا کہ پہلے
کسی مولانا سے اس بارے میں پوچھ لو

میں نے یہاں ایک مولوی صاحب سے پوچھا تو انہوں نے
کہا کہ بھئی یہ بھی علاج کی ایک صورت ہے، گردہ
وغیرہ کی اس زمانے میں فٹنگ ہورہی ہے، اور مولانا
صاحبان بھی اسے منع نہیں کرتے، البتہ انہوں نے یہ بھی
کہا کہ دارلوم سے رٹن میں پوچھ لو، پھر اس طرح کرنا،
اب فرمائیں کہ میرے لیے اس سچویشن میں کیا حکم ہے؟
کیا میں اپنی بیوی میں کسی اور عورت کی اوویریز فٹ
کراسکتاہوں؟

مولانا صاحب یہ بات دوبارہ یاد دلانا چاہتاہوں کہ خاتون
اپنی خوشی سے دینا اور بیچنا چاہتی ہے، اس پر کسی قسم
کی کوئی زبردستی یادھوکہ بازی کی بات نہیں ہے، کیونکہ
ڈوکٹر نے اس کے میرٹس اینڈ ڈیمیرٹس اسے پہلے سے
بتادیئے تھے۔

جلدی جواب چاہیے، تاکہ میری بیوی بھی مطمان ہوجائے
اللہ تعالی آپ کو اچھا بدلہ دیں۔

آمین

محمد عبداللہ

مکان نمبر 54گلی نمبر 8 جہانگیر آباد کالونی بی سیکٹر
ناظم آباد۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۰۳۳

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

بیضہ دانیوں (Ovaries) کی پیوند کاری شرعاً ناجائز ہے، مجمع الفقہ الاسلامی نے بھی اپنی قرارداد میں بیضہ دانیوں کی پیوند کاری کو ناجائز قرار دیا ہے، جس کی وجوہات مختصراً درج ذیل ہیں:

ا۔۔۔ جس خاتون کی بیضہ دانیاں نکالی جائیں گی اس سے مکمل طور پر مادۂ تولید کی پیداوار رک جائے گی جس کے نتیجے میں ایسی خاتون کی اولاد کی پیداوار کی صلاحیت اور قوت ختم ہو کر رہ جائے گی، اسے خصاء کہا جاتا ہے، جو واضح نصوص کی بنا پر بالکل ناجائز ہے۔

۲۔۔۔انسانی اعضاء کی بلاضرورت پیوند کاری کو حضراتِ علماء و فقہاء رحمہم اللہ نے ناجائز قرار دیا ہے۔(دیکھیے جواہر الفقہ ج۲/۹۰) اور یہاں ضرورت متحقق نہیں ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ :

"یہ بات دوبارہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ خاتون اپنی خوشی سے دینا اور بیچنا چاہتی ہے، اس پر کسی قسم کی کوئی زبردستی یا دھوکہ بازی کی بات نہیں ہے، کیونکہ ڈاکٹر نے اس کے میرٹس اینڈ ڈیمیرٹس اسے پہلے سے بتا دیئے تھے۔"

تو اس سلسلے میں واضح رہے کہ کوئی بھی انسان اپنی جان اور اپنے اعضاء کا خود مالک نہیں ہے، جس میں وہ خود ہی من چاہے تصرف کرتا پھرے، لہٰذا کسی بھی شخص کے لیے ان اعضاء کا بیچنا سراسر ناجائز ہے، یہ اعضاء تو اللہ تعالیٰ نے اسے استعمال کرنے کے واسطے دیئے ہیں، جن کا اکرام کرنا، حفاظت کرنا، شرعی احکام اور شرعی قواعد وضوابط کے مطابق استعمال کرنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو اپنے قتل کی اجازت یا حکم دے تب بھی دوسرے کے لیے اسے قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

جہاں تک دیگر اعضاء مثلاً گردہ وغیرہ کا تعلق ہے تو پہلی بات تو یہ ہے کہ خود وہ مسئلہ علماء کے درمیان مختلف فیہ ہے۔

دوسرے جن حضرات نے ان کی پیوند کاری کی اجازت دی ہے، انہوں نے ضرورتِ شدیدہ یعنی جان کے خطرہ کے پیشِ نظر دیگر شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے، جب کہ اس مسئلہ میں جان کے خطرہ کی ضرورت کا وجود ہی نہیں ہے، کیونکہ بیضہ دانی کی پیوند کاری نہ کرنے سے اس کی جان کو خطرہ نہیں ہے۔ یہاں زیادہ سے زیادہ اولاد کے حصول کی جائز خواہش ہے لیکن اس کے لیے ناجائز ذرائع اختیار کرنے کی گنجائش نہیں۔

تیسرا ایک اہم پہلو اور بھی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، جس کی تفصیل یہ ہے کہ بیضہ دانیاں (Ovaries) عورت کے بدن کے وہ عضو ہیں جو عورت کے مادۂ تولید (بیضہ Ova) کی پیداوار کی خدمات سرانجام دیتے ہیں، مادۂ تولید میں اللہ تعالیٰ نے موروثی صفات کے حامل ایسے جرثومے پیدا فرمائے ہیں، جو اس انسان کی ذاتی صفات پر مشتمل ہوتے ہیں، مثلاً قد کا لمبا یا ٹھگنا ہونا، بالوں اور جلد کی رنگت، آنکھوں، ناک وغیرہ کی بناوٹ وغیرہ۔ اگر کسی خاتون کی بیضہ دانیاں کسی اور خاتون میں منتقل کر دی جائیں تو پیدا ہونے والا بچہ اس خاتون کی موروثی صفات پر مشتمل ہو سکتا ہے جس سے یہ اعضاء منتقل کیے گئے ہیں۔ اگرچہ شکل وصورت اور موروثی صفات سے شرعی طور پر بچہ کے نسب میں کوئی اثر نہیں پڑتا، مگر بہرحال یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ شرعی احکام میں اسے بالکلیہ نظر انداز بھی نہیں کیا جاسکتا، شکل وصورت اور صفاتِ موروثیہ میں مشابہت سے ایک اشتباہ جنم لیتا ہے، جو اس عمل کے عدمِ جواز کے دلائل کو تقویت بخشتا ہے۔

مجلة مجمع الفقه الإسلامي العدد السادس، الجزء الثالث.

زرع الأعضاء التناسلية:

* أولاً: الغدد التناسلية: انتهت الندوة إلى أن الخصية والمبيض بحكم أنهما يستمران في حمل وإفراز الشفرة الوراثية للمنقول منه حتى بعد زرعها في متلق جديد، فإن زرعهما محرم مطلقاً نظراً لأنه يفضي إلى اختلاط الأنساب وتكون ثمرة الإنجاب غير متولدة من الزوجين الشرعيين المرتبطين بعقد الزوج. . . الخ

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عبدالرحمٰن خضر

عبدالرحمٰن خضر غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۳/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

یکم/دسمبر/2018

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

۵/دسمبر/2018

الجواب صحیح

۲۷/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۲۳/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۲۶/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۲۹/۳/۱۴۴۰ھ

دارالافتاء

نائب مفتی

الجواب صحیح

عبدالمسد

۲۳/۳/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۲/۴/۱۴۴۰ھ